LECTURE
غزلیات حافظ شیرازی

سالہا دل طلب جام جم از ما می کرد

کئی سال تک ہمارا دل ہم سے جام جم طلب کرتا رہا

و آنچہ خود داشت ز بیگانہ تمنا می کرد

جو کچھ اس کے پاس تھا وہ غیروں /بیگانوں سے اس کی خواہش کرتا رہا

گوہری کز صدف کون و مکان بیرونست

وہ(انسان) قیمتی موتی(حقیقت) جو کون و مکان/کائنات کے سیپ سے باہر تھا

طلب از گم شدگان لب دریا می کرد

ساحل سمندر پر بھٹکے ہوئے(گمراہ) لوگوں سے طلب کرتا رہا

مشکل خویش بر پیر مغاں بردم دوش

میں کل رات اپنی مشکل ساقی (میخانے کے راہبر) کے پاس لے گیا

کو بتائید نظر حل معما می کرد

جو کہ نگاہ کی مدد سے مشکلات کوحل کرتا تھا

دیدمش خرم و خنداں قدح بادہ بدست

میں نے اس کوشراب کا پیالہ ہاتھ میں لیے ہوئے خوش و خرم دیکھا

و اندان آینہ صد گونہ تماشا می کرد

اور اس آئینے میں سینکڑوں مناظر دیکھ رہا تھا

گفتم این جام جہان بین بتو کی داد حکیم

میں نےاس سے پوچھا کہ تجھے دنیا کو دیکھنے والا یہ پیالہ حکیم یعنی دانا (اللہ)نے کب دیا

گفت آنروز کہ این گنبد مینا می کرد

اس(راہبر) نے کہا کہ اس روز اللہ تعالی نے دیا جب یہ سبز گنبد (آسمان) بنا رہا تھا /جب وہ افلاک کی تعمیر کر رہا تھا

بید لی در ہمہ احوال خدا با او بود

ایک دیوانہ (عاشق)جس کے ساتھ ہر حال میں رب تھا

او نمی دیدش و از دور خدارا می کرد

وہ اسے نہیں دیکھتا تھا اور دور سے اللہ اللہ پکارتا تھا

این ہمہ شعبدہ خویش کہ عقل میکرد اینجا

یہ تمام چالیں(مکاریاں) جو عقل یہاں کرتی ہے

سامری پیش عصا و ید بیضا می کرد

وہ سامری (جادوگر)حضرت موسی کے عصا اور ید بیضا کے سامنے کرتا تھا

گفت آن یار کز و گشت سردار بلند

اس (راہبر) نے کہا کہ وہ دوست جس کی وجہ سے تختہ دار (پھانسی) سر بلند ہوا ۔

جرمش این بود کہ اسرار ہویدا می کرد

اس کا جرم یہ تھا کہ وہ راز ظاہر کر رہا تھا

فیض روح القدس ارباز مدد فرماید

حضرت جبرائیل کا فیض دوبارہ مدد کرے

دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا می کرد

تو دوسرے بھی وہی کریں جو حضرت عیسی کرتے تھے

گفتمش سلسلہ زلف بتان ازپی چیست

میں نے اس سے پوچھا کہ معشوق کی زلفوں میں یہ خم (گھنگریالے) کس لیے ہے

گفت حافظ گلہ از دل شیدا می کرد

اس(راہبر) نے کہا حافظ اپنے دیوانے دل کا شکوہ کر رہا تھا